اسلامی تعلیم اور شراب کی عقلی مضرت

ممتاز العلماء مولانا سید ابوالحسن صاحب قبلہ مجتہد

اسلام کا ہر حکم منفعت یا مضرت پر مبنی ہے اور کل احکام میں اس کے علاوہ اخروی ثواب وعقاب کے دنیوی مصلحت بھی ہے ورنہ خدا کا فعل عبث ہوجائے گا اس لئے کہ اسلام کے کل احکام کا مصدر وہ ذات ہے جس کو ہم حکیم مان چکے ہیں البتہ ضرورت اس قدر ہے کہ اسی حکم کا حکم خدا ہونا ثابت ہوجاوے ۔ہاں اس کی ضرورت نہیں ہے کہ ہر مقام پر اور ہر حکم میں منفعت یا مضرت کو ہماری عقل سمجھ بھی لے اور نہ ہم کو اس کی تحقیق کا حق ہے کہ فلاں حکم میں خدا کی کیا مصلحت ہے۔ اس کے کل احکام خواہ مصلحت معلوم ہو یا نہ ہو واجب الاتباع ہیں لیکن آج کل کی تحقیق پسند طبیعتیں ہر حکم خدا میں بعد ثبوت مذکور کے بھی لم دریافت کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہیں حالانکہ اگر ان کا کوئی ملازم کسی حکم دینے پر یہ پوچھ لے کہ یہ حکم آپ کیوں دیتے ہیں تو شاید وہ طبیعتیں برہم ہوجائیں اور فرمانبردار و فرمانروا کے رشتہ کا مقتضا بھی یہی ہے ۔ایسی طبیعتوں کے متوجہ کرنے کے لئے ہم شراب کی طبی مضرت جو حکمانے اپنے تجربہ سے تحقیق کی ہے پیشکش ناظرین کرتے ہیں۔

طبی مضرتیں :۔

حکمائے طب نے عمدہ سے عمدہ شراب ان اوصاف کی تجویز کی ہے :۔خوش ذائقہ ہو اس لئے کہ طبیعت اس کو قبول کرے گی اور وہ تصرف تام کرے گی۔ خوشبودار ہو اس لئے کہ اس کی مناسبت نفس سے زیادہ ہوگی اور تغذیہ روح زائد ہوگا۔ رنگ صاف ہو اس لئے کہ کدورت سبب تولید سدد ہے۔ قوام معتدل ہو اس لئے کہ غلظ قوام بھی مولد سدد ہے۔

ان صفات کی شراب عمدہ ہے اگر ان میں سے کوئی صفت نہ ہو تو مضرت یقینی ہے۔

شراب سے دماغ خراب ہوجاتا ہے :۔

اور وہ شراب جو ان صفات کی ہو وہ بھی مضر ہے اس لئے کہ شراب وہی ہے جو سکر ہو، اگر چہ ایک ہی قطرہ اس کا کیوں نہ ہو اور سکر کی تعریف حکمائے طب سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ شراب جب معدہ میں پہنچتی ہے اور حرارت غریزیہ سے منفعل ہو کے گرم ہوتی ہے اس وقت بخارات معدہ سے صعود کر کے دماغ میں جاتے ہیں اور اس حصہ روح سے جو دماغ میں ہے مزاحمت کرتے ہیں، اس وقت روح وہاں سے حرکت کرتی ہے، دوسرے مکان کی طرف، یہ ابخرے جب تحلیل ہوتے ہیں روح پھر دماغ میں جاتی ہے پھر اس شراب سے جو معدہ میں ہے ابخرے اٹھ کے دماغ میں آتے ہیں پھر روح دوسرے مکان کی طرف حرکت کرتی ہے پھر جب وہ بخارات تحلیل ہوئے روح پھر دماغ میں گئی ۔ جب تک معدہ میں شراب رہتی ہے یہ حالت تشویش واضطراب سکر ہے اور یہ تشویش واضطراب ان صفات کی شراب میں زائد ہوگا اس لئے کہ اس شراب میں بسبب رقت قوام اور غلبہ ہوائیت کے انجرہ لطیف ہوں گے اور وہ بسبب لطافت کے جلد تحلیل ہوں گے اور جلد صعود کریں گے چنانچہ یہ

طے ہو گیا ہے کہ جس قدر شراب رقیق ہوگی سکر اس میں جلد ہوگا لہذا حرکت غیر طبعی روح میں زیادہ ہوگی اور یہ ظاہر ہے بلکہ بدیہی ہے کہ جب کوئی کام کسی قوت سے اس کی طبیعت کے خلاف لیا جائے گا وہ ضعیف ہو جاوے گی لہذا مسکر کو ضعف دماغ لازم ہے۔ اور موید اس کے یہ ہے کہ حکماء کا حکم ہے کہ بچوں کو شراب نہ دو اس لئے کہ حرارت ان میں بہت ہے اور بدن ان کے ضعیف ہیں، وہ متحمل اس کے نہیں ہیں کہ ان کی حرارت شراب کی حرارت کے ساتھ جمع ہو اور دونی حرارت ہو جاوے اور اسی طرح ان کی رطوبت رطوبت شراب کے ساتھ جمع ہو کر زائد ہو جاوے اور مفاصل و اعضاء ان کے بحسب مقتضائے سن خود رطب ہیں ان میں شراب سے ترطیب کی ضرورت نہیں ہے ان سب دلیلوں کے ساتھ ساتھ یہ دلیل بھی بیان کی ہے کہ دماغ اور اعصاب ان کے اپنی رطوبت کی وجہ سے خود ہی ضعیف ہیں، شراب ان کے دماغوں میں اور پٹھوں میں ضعف اور بڑھا دے گی اور افعال دماغ کو مشوش کر دے گی۔ معلوم ہوا کہ شراب بالذات مشوش دماغ ہے اور وہ تشویش روح دماغی سبب ہوگی ضعف دماغ کی اور دوسرا مؤید میرے دعوے کا یہ ہے کہ منافع شراب ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شراب کا نفع قوائے طبیعیہ وحیوانیہ میں بہ نسبت قوائے نفسانیہ کے زائد ہے پھر قوائے طبیعیہ وحیوانیہ کا نفع بیان کر کے لکھا ہے کہ قوائے نفسانیہ میں اگر چہ ذہن کو صاف کرتی ہے اور روح کو لطیف کرتی ہے مگر وصول بخار دماغ تک بکثرت ہوتا ہے اور دماغ اصل میں ایک عضو سخیف ولین الجوہر ہے اور پردوں اور ہڈیوں سے گھرا ہوا ہے۔ یہ ابخرے ان میں سہولت سے تحلیل نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بخارات زیادہ ہو جاتے ہیں اور روح میں غلظت پیدا کر دیتے ہیں اور جس چیز کی تلطیف شراب نے کی تھی اس کو کدر کہتے ہیں، لہذا اگر کوئی نفع تجویز بھی کیا جائے تو یہ نقصان ساتھ ہی ساتھ ہے اور یہ نقصان دماغی ایسا ہے کہ جو ہرگز گوارا نہیں ہے اور کل منفعتیں اس کے بعد بیکار ہیں۔ یہ نقصان فقط اس حالت میں ہے کہ جب شراب کو خالص نہ رکھا جاوے اور اس میں کچھ ملا دیا جائے اور کچھ نفع متصور ہے تو بس اسی صورت میں کہ خالص نہ رکھا جاوے۔

شراب غیر خالص کی مضرتیں:۔

اگر اس حالت میں بھی دواماً پی جائے تو ذہن خراب ہو جاوے گا، پٹھوں میں رخاوت پیدا ہو جاوے گی، مرض رعشہ عارض ہو جاوے گا، تشنج پیدا ہو جاوے گا اور سکران کے سکتہ میں مر جانے کا خوف ہے۔ یہ سب اس وقت ہے کہ جب خالص نہ ہو۔

خالص شراب کی مضرتیں

شراب خالص تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک بتائی جاتی ہے۔ اس کے مضار بتائے گئے ہیں کہ خون کو جلا دیتی ہے، مزاج دماغ کو خراب کر دیتی ہے، کبد کو فاسد کرتی ہے اور جس شراب پر چھ مہینہ نہیں گزرے اس سے اسہال کبدی کا خوف بیان کیا جاتا ہے۔

آداب مجلس شراب

آداب مجلس شراب بیان کئے گئے ہیں کہ باغ ہو، پھول ہوں، جن سے محبت رکھتا ہو وہ لوگ ہوں، خوشبوئیں سرد یا گرم بحسب مزاج ہوں، گانا ہوتا ہو، آلاتِ غِنا مہیا ہوں، کوئی شے ایسی نہ ہو جس کی طبیعت پر گرانی ہو مثلاً مکان یا بدن میلا نہ ہو بغل سے بو نہ آتی ہو، لباس میلا نہ ہو یا رنگ لباس سیاہ نہ ہو، نہا کے ہاتھ منھ دھو کے شراب پیے، کپڑے بہت اجلے بلکہ چمکدار ہوں بالوں میں کنگھی کئے ہو، ناخن کٹے ہوئے ہوں، عمدہ کوٹھی ہو، وہ کمرہ جس میں صحبت شراب ہو بلند ہو، وسیع ہو اور کھلا ہوا مقام ہو، یہ شرائط ہیں اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ شراب کل قوتوں کو نفس کے حرکت دیتی ہے اور کل خواہشیں اس وقت آمادہ ہوتی ہیں اور جب کوئی شے ان میں سے نہ ہوگی اور کوئی قوت قوائے شہوانیہ سے اپنے مطلوب کو نہ پائے گی تو اس کو اذیت ہوگی اور انقباض اس میں پیدا ہوگا اس وقت شراب کو قبول نہ کرے گا اور پورا تصرف جو ضروری ہے شراب میں نہ کرے گا اس وقت نفع کم ہوگا اور اکثر فساد ہو جائے گا اس لئے کہ نفس تصرف نہیں کرے گا

اور اخلاط صالحہ کو شراب فاسد کردے گی۔

اس طبی تحقیق کے نتائج:۔

اس بیان میں حکما کے چند امر قابل غور ہیں ۔ پہلا امر شراب قوائے نفسانیہ میں اگر چہ صفائی ذہن وتلطیف روح کرتی ہے مگر ساتھ ہی ساتھ افعال دماغیہ کو خراب کرتی ہے اور دماغ ضعیف ہوجاتا ہے اور اعضائے رئیسہ میں سے وہ عضو جس پر امور معاش ومعاد موقوف ہیں بلکہ نظام عالم جس سے وابستہ ہے وہ دماغ ہے اس لئے کہ انسان کو تین قوتیں دی گئی ہیں جن پر بقائے انسانی موقوف ہے ایک قوت حیوانیہ ہے اس کی ضرورت اس لئے کہ عناصر بالطبع چاہتے ہیں کہ علٰیحدہ ہوجاویں اور بدن ان سے مرکب ہے۔ اگر یہ علٰیحدہ ہوگئے تو ترکیب نہ رہے گی اور علٰیحدگی اس لئے چاہتے ہیں کہ ہرایک ان میں سے اپنے حیز کی طرف مائل ہے۔ اور حیز ہرایک کا مختلف ہے۔ لہذا ایک شے کی ضرورت ہوئی جو علٰیحدہ نہ ہونے دے اور روکے رہے وہ بھی قوت ہے اور اسی وجہ سے جب تک یہ قوت باقی ہے بدن فاسد نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے حیات بدن ہے۔ اس قوت میں انسان اور غیر انسان سب شریک ہیں اور مبدأ اس قوت کا قلب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلقت انسانیہ میں سب سے پہلے اسی عضو کی خلقت ہوتی ہے اور یہ متحرک ہوتا ہے اور مرتے وقت سب کے بعد ساکن ہوتا ہے۔ ادھر سکون ہوا پھر انسان میں کچھ نہ رہا اور مرگیا۔ اس کے خادم شرائین ہیں کہ وہ اس سے حیات کو لے کے اور اعضا میں تقسیم کرتے ہیں۔ دوسری قوت طبیعیہ ہے اور اس کا کام یہ ہے کہ بدل ما یتحلل پہنچائے۔ اس کا مبدأ بقولے کبد اور بقولے واہب العطایا ہے۔ تیسرے قوت نفسانیہ ہے اس کی ضرورت بدن کو اس لئے ہے کہ بدن تک اشیاء مضر اور نافع دونوں قسم کے پہنچتے ہیں لہذا ضرورت ہوئی حیوان کے لئے شعور مضر و نافع کی اور حرکت اس کے لئے ضروری ہے تاکہ ممانع کو ڈھونڈھے اور ان سے بھاگے اور حواس ظاہریہ میں سے جس چیز کی حیوان کے لئے زائد ضرورت ہے وہ لمس ہے، گویا یہ حیات کے لئے ضروری ہے اور حواس میں نافع ومکمل قوت لامسہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایسے حیوان بہت سے ملیں گے جن میں بعض میں سمع نہیں، بعض میں بصر نہیں، بعض میں ذوق نہیں، بعض میں شم نہیں، مگر ایسا حیوان جس میں لامسہ نہ ہو نہ ملے گا اس لئے کہ ہلاک کردینے والی حرارت وبرودت میں تفرقہ نہ ہوسکنا باعث ہلاکت ہے۔ یہ وہ چیزیں تھیں جو کل حیوانات میں ہیں لیکن چونکہ انسان کے طعام ولباس کے لئے صنعت وحرفت کی ضرورت ہے اور صنعت بغیر فکر کے ہو نہیں سکتی لہذا اس کو کچھ اور حواس دئے گئے کہ جن کی وجہ سے یہ اس قابل ہوا کہ کچھ تکالیف اس کو دئے جائیں اور اشرف مخلوقات قرار پایا اور وہ قوائے نفسانیہ جو حواس ظاہریہ کے علاوہ ہیں حواس باطنیہ ہیں کہ جن میں بعض وہ ہیں جو مختص ہیں انسان سے وہ بھی تابع قوت نفسانیہ ہیں۔ مبداء اس کا دماغ ہے اور جب دماغ ضعیف ہوجاوے گا تو لازم اس کا یہ ہے کہ شعور بھی خراب ہو اور اس کا مقتضا ہلاکت ہے مطلق حیوان کی نہ کہ انسان۔ اس کی وہ قوتیں جو سبب قرب ہیں درگاہ خدا سے بلکہ جو انسان ہونے کے سبب ہیں وہ بھی ضعیف ہوجاویں گی۔ ان قویٰ کا ضعف انسانیت سے خارج کردے گا۔ دوسرا امر منفعت شراب موقوف ہے اس پر کہ عمدہ بلند مکان ہو، لب دریا ہو، محبوبوں کا مجمع ہو، آلات غنا مہیا ہوں، لباس چمکدار ہو، میلا نہ ہو مکان صاف ہو وغیرہ وغیرہ بہت سی چیزیں بیان کی گئیں وجہ یہ لکھی ہے کہ کل قوائے حیوانیہ وشہوات نفسانیہ کو شراب حرکت میں لے آتی ہے، اس وقت ضروری ہے کہ نفس کو جو ضرورت ہو اور جس کی طلب ہو وہ پہنچے، اس بیان سے معلوم ہوا کہ شراب پی کے جس فعل کو دل چاہے، جس چیز کی خواہش ہو، فوراً اس کو وہ شے پہنچنا چاہئے۔ یہ عام ہے اس سے کہ اس وقت غصب مال ہوجاوے یا ہتک عرض ہوجاوے اور خون ناحق ہوجاوے اور جو بھی حسب خواہش نہ ہوا وہ مضر ہے اور اس وقت بسبب شراب کی مضرت ہوگی اس میں نظام عالم بگڑ جائے گا، دوسرے کوئی غم نہ ہونا چاہئے، کوئی فکر نہ ہو، کوئی الم نہ ہو۔ نہ عیال اور بچوں کے نفقہ کی فکر ہو، نہ

بیماری میں ان کے صحت کی فکر ہو، نہ وقت ضرورت ان کے لباس کی فکر ہو، یہ سب فکریں شراب کے پینے کے بعد مضر ہیں، جب کوئی دنیوی فکر نہ ہو اس وقت شراب مفید ہے لہذا اگر منفعت شراب سے مطلوب ہے تو دین دونیا سب سے ہاتھ اٹھائے۔ انسانی دماغ میں تین قوتیں ہیں ایک قوت شہویہ، دوسرے غضبیہ، تیسرے عملیہ۔ غضبیہ کی تشبیہ حکمانے سگ ناپاک سے دی ہے اور شان سے اس کی افعال درندوں کے ہیں۔ عداوت وبغض، کسی کو مارنا، گالیاں دینا، دوسرے کا مال اپنی خواہش کے موافق چھین لینا، دوسرے کی مصلحت پر اپنی مصلحت کو مقدم کرنا، اس قوت میں انسان دیگر حیوانات کا شریک ہے دوسری قوت شہویہ اس کا مقتضا وہ افعال ہیں جو بہائم کے ہوتے ہیں حرص وشر، خواہش جماع کے زائد ہونا، یہ آثار اس قوت کے ہیں اس کی تشبیہ خنزیر سے دی گئی ہے۔ ان دوقوتوں تک انسان انسان نہیں ہوسکتا۔ انسان بنانے والی قوت قوت عملیہ ہے جس کو قوت ملکوتیہ اور قوت قدسیہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ وہ پہلی دوقوتیں اس کو ملیں اس وجہ سے کہ شرکت جنس حیوان میں بہائم سے تھی اور ادھر ایک قوت ہے جو مابہ الاشتراک ملائکہ اور عالم قدس کے لوگوں سے ہے۔ اس کے چار مرتبہ ہیں پہلا مرتبہ یہ ہے کہ ظاہر کو اپنے آراستہ کرے احکام خداوند پر عمل کرنے سے، دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ کسی شے کو مانع توجہ الی اللہ کا نہ قرار دے، جب یہ دو مرتبہ حاصل ہولیتے ہیں اس وقت نفس قوت قدسیہ کے نور سے منور ہوجاتا ہے اور اس کے بعد چوتھا مرتبہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ جلال وجمال خدا نظر آنے لگتا ہے اور اسی کے کمال پر نظر جاکے رک جاتی ہے۔ جو کچھ کلمات حکما سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ شراب سے وہی قوتیں ہیجان میں آتی ہیں جن سے انسان جانور بن کے رہ جاتا ہے اور اگر جانور نہ بنا اور ان خواہشات کو پورا نہ کیا تو کہا جاتا ہے کہ شراب ضرر کرے گی اور وہ قوتیں بے کار ہوجاتی ہیں جن سے انسان اور حیوانات سے ممتاز ہے اور ان سے درگاہ خدا میں تقرب ہوتا ہے۔ اور میں نے سنا ہے کہ اب ضرر شراب کا حکمائے فرنگ پر بھی ثابت ہوا اور سب واجب الترک سمجھتے ہیں۔

شراب کے بارے میں اسلامی احکام

ان مضرتوں اور دیگر حکمتوں پر نظر کرتے ہوئے جن تک ہماری عقل نہیں پہنچ سکتی قرآن مجید نے چار مرتبہ مختلف طریقوں سے شرب خمر سے روکا اور ہادیان اسلام نے بھی مختلف عنوانوں سے شراب سے روکنے میں اہتمام کیا۔ کبھی حکم حرمت کو بیان کیا، اس کی بھی مختلف شانیں، کبھی یہ کہا کہ شارب خمر کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں، کبھی عذاب بیان کر کے شرب خمر کا ڈرایا، کبھی ممانعت فرمائی کہ بچوں کو شراب نہ پلاؤ بلکہ غلام کو بھی بلکہ کافر کو بھی شراب کے پلانے سے ممانعت فرمائی گئی بلکہ حکم ہوا کہ چار پایوں کو بھی شراب نہ پلاؤ، پھر یہ بیان کیا کہ شراب پینا گناہ کبیرہ ہے، تمام گناہوں کا دروازہ اسی سے کھلتا ہے، کبھی شارب خمر کا وہن یوں بیان ہوا کہ شارب خمر سے شادی نہ کرو، سفارش اس کی قبول نہ کرو، کوئی خبر اگر وہ دے تو تصدیق نہ کرو، اس کو امین سمجھ کے کوئی امانت اس کے پاس نہ رکھواؤ، اگر بیمار ہو تو اس کی عیادت نہ کرو، جنازہ میں اس کے شریک نہ ہو، اس سے ہم نشینی نہ کرو، کسی مقام پر فرمایا کہ اگر شرب خمر کو حلال سمجھے تو کافر ہے کسی محل پر فرمایا کہ مسکر قلیل ہو یا کثیر سب حرام ہے، کہیں ارشاد ہوا کہ شرب خمر پر اصرار حرام ہے، کبھی فرمایا توبہ واجب ہے، کسی محل پر فرمایا کہ جس کا کثیر مسکر ہے قلیل اس کا حرام ہے، کسی جگہ فرمایا کہ خمر ونبیذ بلکہ ہر مسکر پانی ملادینے سے حلال نہیں ہوجاتا ہے، کہیں فرمایا کہ جو چیز خمر کا کام دے وہ بھی حرام ہے، کبھی یوں اہتمام فرمایا کہ خمر ونبیذ ومسکر استعمال دواءً بھی جائز نہیں۔ جب حکم حرمت آیا تو رسولؐ نے خمر کے برتن منگوا کے توڑ ڈالے۔ یہ اجمالی فہرست تھی کہ کن کن طریقوں سے شریعت نے اہتمام کیا شراب سے روکنے میں۔ پہلے جو اہتمام کتاب خدا نے بیان حرمت میں کیا ہے وہ ملاحظہ ہو۔ علی بن یقطین کہتے ہیں کہ مہدی (ہارون رشید کے باپ) نے امام رضاؑ سے عرض کیا کہ

خمر کتاب خدا میں حرام ہے، لوگ اس حکم کو تو جانتے ہیں جو متعلق خمر ہے مگر تحریم کو نہیں جانتے۔ امام رضاؑ نے فرمایا کہ کتاب خدا میں خمر حرام ہے۔ مہدی نے پوچھا کہ کتاب خدا میں کس مقام پر خمر حرام ہے، آپ نے فرمایا کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے:۔

قل انما حرم ربی الفواحش ماظهر منها وما بطن والاثم البغی بغیر الحق (جزء ۸ سورہ اعراف)

کہہ دو کہ بس خدا نے حرام کیا ہے بری باتوں کو جو ظاہر ہوں ان میں سے اور جو باطن ہوں اور اثم کو اور ناحق حد سے بڑھنے کو۔

بعد اس کے تفصیل فرمانا شروع کی، ارشاد ہوا کہ ماظہر سے مراد زنا ہے جو اعلان کے ساتھ ہو، یہاں تک کہ فرماتے فرماتے ارشاد ہوا کہ اثم خمر ہے اور دوسرے مقام پر خدا فرماتا ہے۔

یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیهما اثم کبیر و منافع للناس (جز ۲ سورۃ البقر)

تم سے خمر و میسر کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دو کہ ان دونوں میں بہت بڑا گنا ہے اور کچھ منفعتیں ہیں لوگوں کے لئے۔

اثم سے کتاب خدا میں مراد خمر میسر ہے اور گناہ ان دونوں کا بزرگ ہے۔ یہ سنتے ہی مہدی کہنے لگا اے علی بن یقطین یہ ہاشمی فتویٰ ہے۔ میں نے اس سے کہا

صدقت والله یا امیر المومنین الحمد الله الذی لم یخرج هذا العلم منکم اهل البیت

آپ نے سچ کہا، شکر اس خدا کا جس نے اس علم کو آپ اہل بیت میں سے نہیں نکالا۔

علی بن یقطین کہتے ہیں کہ قسم بخدا مہدی صبر نہ کر سکا اور مجھ سے کہنے گا۔

صدقت لی یا رافضی

سچ کہا تو نے اے رافضی

دوسری روایت مرسلا مروی ہے کہ پہلی آیت جو تحریم خمر میں نازل ہوئی وہ یہ آیت تھی۔

پہلی آیت

یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیهما اثم کبیر و منافع للناس واثمهما اکبر من نفعهما

تم سے خمر و میسر کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دو کہ ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور کچھ منفعتیں ہیں لوگوں کے لئے، اور گناہ بہت بڑھا ہوا ہے ان دونوں کے نفع سے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو بنی نوع انسانی نے تحریم خمر کا احساس کیا اور یہ سمجھے کہ اثم ایسی چیز ہے جس سے اجتناب ضروری ہے، مگر خدا ہر حال میں اجتناب کی تکلیف بندوں کو نہیں دیتا ہے، اس لئے کہ فرماتا ہے و منافع للناس اس کے بعد دوسری آیت نازل ہوئی جس نے اس شبہہ کو رفع کیا، ارشاد ہوا:۔

دوسری آیت

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه لعلکم تفلحون (جز ۷، سورۂ مائدہ)

خمر اور میسر اور اصنام اور ازلام بس رجس ہیں، شیطان کے کاموں میں سے، پس تم اس سے پرہیز کرو شاید فلاح پاؤ۔

یہ آیت بنسبت آیۂ اولیٰ کے سخت ہے اور بیان تحریم میں شدید ہے۔

اس کے بعد تیسری آیت نازل ہوئی یہ پہلی اور دوسری آیت سے بیان حرمت میں زیادہ سخت ہے۔

تیسری آیت

انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء فی الخمر والمیسر و یصدکم عن ذکر الله و عن الصلوٰة فهل انتم منتهون (جز ۷ سورہ مائدہ)

بس شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان میں کینہ و دشمنی ڈال دے خمر و میسر کے بارے میں اور تم لوگوں کو روکے ذکر خدا سے اور نماز سے، تو کیا تم رک جاؤ گے۔

چوتھی آیت

اس آیت میں خداوند عالم نے اجتناب کا حکم دیا اور علتیں اجتناب کی بیان کیں، جن کی وجہ سے شراب حرام ہوئی۔ اس کے بعد خدا نے بیان حرمت فرمایا اور اس حرمت کو چوتھی آیت میں بیان فرمایا اور ارشاد کیا: **قل انماحرم ربی الفواحش ماظهر منها و ما بطن و الاثم و البغی بغیر الحق** آیہ اولی میں ارشاد ہوا **یسئلونک عن الخمر و المیسر قل فیهما اثم کبیر و منافع للناس** اس کے بعد چوتھی آیت میں ارشاد ہوا۔ **قل انما ربی الفواحش ماظهر منها و ما بطن و الاثم**

اور یہ بتادیا کہ خمر میں گناہ ہے اور یہ حرام ہے جب خدا کو یہ مقصود ہوتا ہے کہ کسی فریضہ کو بندوں پر واجب کرے تو اس فریضہ کو بار بار بیان فرماتا ہے یہاں تک کہ لوگ اس فریضہ پر آمادہ ہوجائیں اور امرونہی الٰہی میں توقف نہ کریں۔ یہ فعل خداوند عالم کا انتہائی تدبیر میں ہے اگر بار بار کہا جائے گا تو اس فریضہ سے طبائع متنفر نہ ہوں گے اور قبول کرلینا سہل ہوگا۔ جو شراب کی قسمیں ہیں ان کو بیان کردیا۔ حقیقت خمر بیان کی یہ ارشاد ہوا کہ موضوع حکم مسکر ہے۔ زمانۂ ابتدائے حرمت کو بیان فرمایا۔ وہ زمانہ بتایا کہ جس میں ابتداءً خمر بنائی گئی اور جن چیزوں پر وضعاً اطلاق خمر ہوتا ہے ان کو بیان فرمایا۔

شراب کی قسمیں۔

امام جعفر صادقؑ رسولؐ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **الخمر من خمسة العصیر من الکرم و النقیع من الزبیب و النبع من العل و المزنة من الشعیر و النبیذ من التمر**

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

الخمر من خمسة اشیاء من التمر و الزبیب و الحنطة و الشعیر و العسل اور محمد بن مسعود عیاشی نے اپنی تفسیر میں عامر بن سمط سے روایت کی ہے کہ امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ **الخمر من ستة اشیاء التمر و الزبیب و الحنطة و الشعیر و العسل و الذرة۔**

موضوع حکم سکر ہے

نعمان بن بشیر نقل کرتے ہیں کہ ہم نے جناب رسالتمآبؐ سے سنا وہ فرماتے تھے۔ **ایها الناس ان من العنب خمراً و ان من الزبیب خمراً و ان من التمر خمرا و ان من الشعیر خمرا**

اور اس کے بعد معصوم ارشاد فرماتے ہیں۔

الا ایها الانسان انها کم عن کل مسکر

ایہا الناس میں تمہیں ممانعت کرتا ہوں ہر مسکر سے۔

ابتداء میں جو اخبار ذکر کئے گئے ان سے یہ شبہہ ہوتا تھا کہ حکم حرمت پر منحصر ہے ان ہی چیزوں میں جن کا ذکر خیر کیا گیا ہے مگر اس افادۂ رسولؐ نے ظاہر فرمادیا کہ حکم خمر کا موضوع سکر ہے۔ لہذا موضوع حکم ذات نہیں ہے بلکہ وصف ہے۔ اور امام محمد باقرؑ بھی اس مطلب کا افادہ فرماتے ہیں تفسیر انما الخمر والمیسر الخ کے:۔

اما الخمر فکل مسکر من الشراب اذا اخمر فهو خمر و ما اسکر کثیره فقلیلة حرام و ذلک ان ابابکر شرب قبل ان تحرم الخمر فسکر الیٰ ان قال فانزل الله تحریمها بعد ذلک و انما کانت الخمر یوم حرمت بالمدینة فضیح المیسر و التمر فلما نزل تحریمها خرج رسول الله فقعد فی المسجد ثم دعا بانیتهم التی کانوا ینبذون فیها فا کفاها کلها و قال هذه کلها خمر حرمها الله فکان اکثر شئی اکفی فی ذلک الیوم الفضیخ و لم اعلم اکفی یومئذ من خمر العنب شئی الا اناء و احد کان فیه زبیب و تمر جمیعاً فاما عصیر العنب فلم یکن منه یومئذ بالمدینة شئی و حرم الله الخمر قلیلها و کثیرها و بیعها شرائها و الانتفاع بها۔

خمر ہر مسکر شراب ہے جب وہ سڑ جائے، ہر وہ چیز کہ جس کا کثیر مسکر ہو قلیل اس کا حرام ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ابوبکر نے شراب پی قبل حرمت شراب کے اور نشہ ہوگیا، اس کے بعد فرماتے

فرماتے ارشاد ہوا کہ خدا نے اس کے بعد حرمت شراب کو نازل کیا اور جب تحریم خمر ہوئی تو مدینہ میں شراب خرمائے نارسیدہ وخرمائے خشک کی موجود تھی جب حرمت نازل ہوئی تو رسولؐ نکل کے مسجد میں بیٹھے اور وہ برتن ان کے جس میں نبیذ بناتے تھے منگوائے اور سب الٹ دئے اور فرمایا کہ یہ سب خمر ہے، اس کو خدا نے حرام کیا ہے۔ سب سے زائد اس دن شراب خرما پھینکی گئی تھی اور میرے خیال میں اس دن شراب انگور میں سے کچھ بھی نہیں پھینکا گیا تھا سوائے ایک برتن کے جس میں شراب منقہ اور خرما کی ملی ہوئی تھی۔ اور عصیر عنبی اس دن مدینہ میں ذرا سی بھی نہ تھی اور خدا نے حرام کیا ہے شراب کو، کم کو بھی اور زائد کو بھی او رخرید وفروخت کو بھی اس کے، اور اس سے نفع اٹھانے کو بھی۔

شراب پینے کی حد

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فاجلدوہ فان عاد ر ابعاً فاقتلوہ

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شراب پئے اس کو کوڑے لگاؤ اور اگر پھر پئے تو پھر کوڑے لگاؤ اور چوتھی دفعہ اگر پئے تو قتل کر ڈالو۔

شارب خمر کا عذاب

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من شرب الخمر لم تقبل منہ صلوٰۃ اربعین لیلۃ من یوم شربھا فان مات فی تلک الاربعین لیلۃ من غیر توبۃ سقاہ اللہ عزوجل یوم القیامۃ من طینۃ خبال

جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا جو شراب پئے اس کی چالیس شب کی نماز پینے کے دن سے لے کے نہیں قبول ہوگی اور اگر اس چالیس دن کے اندر مر گیا بغیر توبہ کئے ہوئے تو خدا اس کو سیراب کرے گا روز قیامت طینت خبال سے۔

دوسری حدیث میں امام محمد باقرؑ نے خبال کو بیان کیا ہے جب سائل نے پوچھا و ما بئر خبال تو جواب میں ارشاد ہوا: بئر یسیل فی صدید الزناۃ۔ ایک کنواں ہے جس میں زانیوں کے فروج سے نکلی ہوئی رطوبتیں بہتی ہیں۔

شراب کب سے حرام ہوئی

حرمت خمر کا حکم کوئی نیا حکم نہیں بلکہ حضرت آدمؑ کے وقت میں حرمت خمر ہوئی۔ چنانچہ ابوربیع شامی نے امام جعفر صادقؑ سے حقیقت خمر پوچھی اور پوچھا کہ شراب کب سے حرام ہوئی اور شراب کی ایجاد کب سے ہوئی۔ فرمایا کہ جب آدمؑ جنت سے زمین پر بھیجے گئے اور ان کو جنت کے میووں کی خواہش ہوئی اس وقت خداوند عالم نے دو شاخیں انگور کی آدم پر نازل کیں۔ انہوں نے ان دونوں کو بو دیا جب اس میں پتے اور پھول نکل آئے اور تیار ہو گیا اس وقت شیطان آیا اور ان دونوں کے گرد ایک دیوار کھینچ دی۔ حضرت آدمؑ نے شیطان سے خطاب کیا کہ اے ملعون تو نے یہ کیا کیا۔ اس نے جواب دیا یہ دونوں درخت میرے لئے ہیں۔ حضرت آدمؑ نے فرمایا تو جھوٹا ہے۔ روح القدس آئے۔ اس نزاع کے فیصلہ کے لئے۔ حضرت آدمؑ نے اپنا قصہ روح القدس سے بیان کیا۔ روح القدس نے تھوڑی سی آگ لے کے ان دونوں درختوں کی طرف پھینکی۔ شاخوں میں ان درختوں کے انگور لگے ہوئے تھے۔ جب یہ آگ ان درختوں تک پہنچی حضرت آدمؑ گمان کرتے تھے کہ ایک انگور بھی باقی نہ ہوگا اور شیطان بھی یہی خیال کرتا تھا۔ آگ جب اس درخت تک پہنچی تو جتنے انگور اس کی شاخوں میں تھے ان میں سے دو ثلث جاتے رہے اور ایک ثلث باقی رہ گیا۔ روح القدس نے کہا جو ان درختوں میں نہیں رہا وہ حصہ ابلیس کا تھا اور جو باقی رہا وہ آپ کا ہے۔

اور دوسری روایت میں امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب خداوند عالم نے حضرت آدمؑ کو زمین پر نازل کیا تو ان کو حکم دیا کہ کھیتی کرو اور جیسے درخت جنت میں ہیں ویسے ہی بودو۔ اس حکم کے بعد خرما اور انگور اور زیتون اور انار مرحمت فرمایا۔ حضرت آدمؑ نے اپنی نسل کے لئے ان کو بویا۔ وہ اس کے میوے کو کھایا کرتے تھے۔ شیطان آیا اور آپ کے اجازت مانگی کہ مجھ کو اجازت ہو میں بھی اس میں سے کھاؤں۔ حضرت آدمؑ نے انکار کیا۔

شیطان چلا گیا جب آخر عمر آدمؑ کی ہوئی تو پھر آیا اور حضرت حوّاؑ سے کہنے لگا کہ بھوک اور پیاس مجھ کو مارے ڈالتی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں ان پھلوں میں سے کچھ کھالوں حضرت حوّاؑ نے جواب دیا کہ آدمؑ مجھ سے عہد لے چکے ہیں کہ میں تجھ کو اس کھیتی میں سے کچھ نہ کھلاؤں۔ یہ چیزیں جنت کی ہیں اور تجھے کوئی میوہ جنت کا کھانا سزاوار نہیں ہے۔ شیطان نے کہا کہ تم ان میوؤں میں سے کوئی میوہ میری ہتھیلی پر نچوڑ دو۔ حوّا نے انکار کیا ۔شیطان کہنے لگا کہ اچھا میں کھاؤں گا نہیں۔ مجھے کوئی دانہ چوس لینے دو۔ حضرت حوّاؑ نے ایک خوشہ انگور کا دے دیا۔ شیطان اس کو چوسنے لگا،مگر کھاتا نہ تھا اس لئے کہ حضرت حوّا نے تاکید کر دی تھی کہ کھانا نہیں۔ جب کچھ عرق اس کا گیا اب واپس دینا شیطان پر شاق ہوا۔ اس وقت حضرت حوّا نے اس کے منھ سے چھین لیا۔ خدا نے وحی کی آدمؑ پر کہ انگور کو میرے اور تمہارے دشمن نے چوس لیا ہے عصارہ عنب میں سے جتنی مقدار میں نفس ابلیس مخلوط ہو گیا ہے وہ تم پر حرام کر دیا گیا اور شراب حرام ہوئی اس واسطے کہ خدا کے دشمن ابلیس نے حوا سے مکر کر کے انگور کو چوس لیا اور اگر کھالیتا تو انگور کا درخت اور سب پھل اس کے تم پر حرام ہو جاتے۔ اس کے بعد شیطان حوّا سے کہنے لگا کہ اگر تم خرما بھی دے دو تو اس کو بھی مثل انگور کے میں چوس لوں۔ حوا نے خرما بھی دے دیا اور اس نے وہ بھی چوس لیا یہاں تک کہ معصوم فرماتے ہوئے اس مقام تک پہنچے کہ ابلیس بعد وفات حضرت آدمؑ اس باغ میں گیا اور خرما اور انگور کے درخت کی جڑ میں بیٹھ کے پیشاب کر دیا۔ اس کا اثر شاخوں میں پہنچا اور انگور اور خرما کا خمیر اس سے ہوا اس وجہ سے ذریت آدمؑ پر خدا نے ہر مسکر کو حرام کر دیا او رہر خرما او رانگور سے سڑایا ہوا خمر ہو گیا اس لئے کہ درخت انگور اور درخت خرما میں بُو بول عدو خدا کی سما گئی۔

اور زرارہ نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ نوحؑ جب کشتی سے اترے تو انہوں نے ایک کھیتی بوئی حضرت نوحؑ اس مقام پر تھے کہ جہاں درخت خرما بویا تھا ابلیس آیا اور درخت خرما کو اکھاڑ لیا یہاں تک کہ معصوم نے فرمایا کہ نوحؑ نے شیطان سے کہا کہ تو نے اس درخت کو زمین سے کیوں اکھاڑا؟ میرے ہاتھ کے جتنے درخت بوئے ہوئے ہیں میں ان سب سے زائد اس کو دوست رکھتا ہوں۔ قسم خدا کی میں تجھ کو جانے نہ دوں گا جب تک اس درخت کو تو نہ دے گا۔ ابلیس نے جواب دیا کہ میں قسم خدا کی ہرگز نہ دوں گا۔ اس وقت جبرئیل نے حضرت نوحؑ سے کہا کہ اس کا بھی ایک حصہ اس میں قرار دے دیجئے۔ حضرت نوحؑ نے ثلث شیطان کا قرار دیا۔ شیطان راضی نہ ہوا۔ حضرت نوحؑ نے نصف فرمایا اس سے بھی شیطان نے انکار کیا۔ اب حضرت نوحؑ نے قصد کر لیا کہ زیادہ نہ کروں گا۔ جبرئیل نے عرض کیا **احسن یا رسول اللہ فان منک والاحسان** حضرت نوحؑ کو یقین ہوا کہ جبرئیل نے اس کا دوہرا حصہ تجویز کیا ہے۔ نوح نے دوثلث شیطان کے لئے قرار دئے۔ زرارہ کہتے ہیں کہ یہ فرما کے امام محمد باقرؑ نے فرمایا:

فاذااخذت عصیرا فطبخنه حتیٰ یذهب الثلثان نصیب الشیطان فکل واشرب

جب عصیر عنبی کو جوش دو اور دو ثلث جو شیطان کا حصہ ہیں جل جائیں تو کھاؤ اور پیو۔

اور سعید بن یسار امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں، حضرت نے فرمایا کہ ابلیس نے درخت انگور میں نوحؑ سے نزاع کی، اس وقت جبرئیل آئے اور حضرت نوحؑ سے کہنے لگے کہ کوئی حق اس کا بھی قرار دیجئے۔ حضرت نوحؑ نے ثلث شیطان کو عطا فرمایا۔ ابلیس راضی نہ ہوا؟ نوحؑ نے نصف دیا۔ ابلیس نصف پر بھی راضی نہ ہوا، اس وقت جبرئیل نے آگ درخت انگور پر پھینکی۔ دوثلث انگور آگ نے جلا دیئے اور ایک ثلث باقی رہ گئے۔ اس وقت جبرئیل نے عرض کیا: **مااحرقت النار فهو نصیبه ومابقی فهو ذلک یانوح حلال**

ایک شبھہ اور اس کا جواب

نظر ظاہر میں اس حدیث میں اور خبر سابق میں تعارض ہے۔ پہلی خبر میں یہ ہے کہ جبرئیل نے سفارش کی شیطان کی

حضرت نوحؑ سے اور عرض کیا کہ احسن یا رسول اللہ فان منک والاحسان

اور اس روایت میں یہ ہے کہ جبرئیل نے خود تعین حصہ شیطان کی یوں کردی کہ آگ پھینک دی اور اس آگ نے دوثلث انگور جلادیئے، لیکن بعد ادنائے تامل کے یہ تعارض یوں رفع ہوجاتا ہے کہ پہلی خبر میں ہے فعلم نوح انه قدجعل له علیها مالان فجعل نوح له الثلثین

معلوم ہوا کہ بعد سفارش کے حضرت نوحؑ کے تعیین حصہ شیطان جونظر جبرئیل میں تھی معلوم ہوچکی تھی، منتہی منشاء علم حضرت نوحؑ کا اس خبر میں بیان نہیں کیا گیا تھا، وہ دوسری خبر میں بیان ہوا کہ علم حضرت نوحؑ کو یوں ہوا کہ جبرئیل نے اس درخت کی طرف آگ پھینکی اور آگ نے دوثلث کو جلادیا۔ اس کے بعد حضرت نوحؑ بھی راضی ہوگئے کہ ہاں دوثلث نصیب اس کا ہوا اور ایک ثلث میرا۔

دوسرے شبہہ کا جواب

ایک شبہہ یہ بھی ہوتا ہے کہ ابتدائے کلام میں جو دوخبریں بیان کی گئیں، ان سے یہ معلوم ہوا کہ اس حکم کی ابتداء کہ بعد دوثلث جل جانے کے عصیر عنبی اور تمری وغیرہ حلال ہوجاتا ہے۔ اور قبل دوثلث جل جانے کے حرام ہے۔ حضرت آدمؑ سے ہے، اور ان خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء حضرت نوحؑ سے ہے۔ اور یہ دونوں مضمون باہمی منافات رکھتے ہیں۔ جواب اس کا یہ ہے کہ منافات اس وقت ہوگی جب جمع دونوں خبروں میں ممکن نہ ہو جن اخبار میں کہ حضرت نوحؑ کے متعلق یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے ان میں یہ نہیں ہے کہ ابتدائے زمانہ حلت وحرمت کا عصیر عنبی کے زمان حضرت نوحؑ ہے، ہاں وہ ایک خبر جو ابتدائے حضرت آدمؑ کے متعلق بیان کی گئی ہے، اس میں البتہ سائل نے ابتداء اس حکم کی پوچھی ہے اس کے جواب میں معصوم نے قصۂ حضرت آدم نقل کیا۔ ممکن ہے کہ وہی قضیہ یا مثل اس کے شیطان اور حضرت نوح میں بھی پیش آیا ہو کہ جس کو دوسرے مقام پر بیان کیا گیا ہے۔ ہاں اگر دونوں خبروں میں تحدید ابتدائے حکم کے کی جاتی تو البتہ منافات تھی۔

تیسرا شبہہ اور اس کا جواب

اور یہ شبہہ باطل ہے کہ سابق کے بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ موضوع حکم مسکر ہے لہذا جب تک سکر باقی ہے حلت نہیں آسکتی۔ اور ان احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسکر دوثلث جلنے کے بعد حلال ہوجاتا ہے باوجودیکہ سکر جو موضوع حکم کہا گیا ہے بلکہ جتنا مسکر جلایا جائے سکر بڑھتا جائے گا۔ جواب یہ ہے کہ ذہاب ثلثین کے بعد حلال ہوجانے کا حکم عصیر عنبی وعصیر تمری سے مختص ہے اور عصیر عنبی میں محض جوش دینے سے سکر نہیں آتا اور نہ محض جوش دینے سے اس پر خمر کا اطلاق ہوتا ہے اور مسکر کا یہ حکم نہیں ہے کہ جلنے کے بعد حلال ہوجاتا ہے، وہ ہر حالت میں حرام ہے اگرچہ دوثلث سے زائد بھی جل جائے۔

شراب خرما وانگور کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ کسی وقت میں بھی پاک نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ اس حدیث میں کہ جس میں ابتدائے حرمت خمر بیان کی گئی ہے تفرقہ کردیا گیا ہے۔ عصیر عنبی وتمری میں اور خمر میں اس لئے کہ حرمت عصیر عنبی کا یہ سبب بیان ہوا ہے کہ شیطان نے انگور وخرما کو چوس لیا تھا اور حرمت خمر کا یہ سبب کہا گیا ہے کہ شیطان نے درخت خرما وانگور کی جڑ میں پیشاب کردیا تھا۔

(ماخوذ از ''الواعظ'' جولائی واگست ۱۹۲۴ء/ ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ ومحرم ۱۳۴۳ھ)